Global Scientific and Academic Research Journal of Education and literature.
ISSN: 2583-7966 (Online)
Frequency: Monthly
Published By GSAR Publishers
Journal Homepage Link- https://gsarpublishers.com/gsarjel-home-page/

ڈیجیٹل دور میں اردو زبان کی تدریس کا بحران: جامعات میں اردو پروگرامز کے زوال کی وجوہات اور احیاء کی حکمت عملی "

By

بشریٰ بلال [3] منیراحمد [2] ڈاکٹر سامیہ کومل [1]*

[1]اسسٹنٹ پروفیسر شعبہ اردو ایمرسن یونیورسٹی ملتان
[2]سکالرپی۔ایچ۔ڈی ،شُعبہ اُردو بہاءالدین زکریایونیورسٹی، ملتان
[3]سکالر ایم فل اردو،شُعبہ اُردو بہاءالدین زکریایونیورسٹی، ملتان

Article History

Received: 20/08/2025
Accepted: 25/08/2025
Published: 27/08/2025

Vol – 3 Issue – 8

PP: - 07-12

Abstract

Urdu, once a central pillar of South Asia's cultural, literary, and intellectual identity, is now facing a severe pedagogical crisis in the digital age. University admissions in Urdu programs—BS, MPhil, and PhD—have declined dramatically in Pakistan, and many institutions have either downsized or completely shut down their Urdu departments. This research article explores the multidimensional reasons behind this academic decline, including sociocultural perceptions, governmental policy neglect, lack of technological integration, and the diminishing job market relevance of Urdu. Drawing on empirical data, survey reports, expert quotations, and comparative institutional analysis, this paper reveals how Urdu has been marginalized in the realms of digital learning, AI, Natural Language Processing (NLP), and curriculum innovation. The study argues that unless Urdu is connected with emerging fields such as computational linguistics, e-learning platforms, content development, and digital humanities, its academic survival will remain uncertain. The paper proposes a set of actionable strategies for revival: redesigning interdisciplinary curricula (Urdu + AI/NLP/Media), creating Urdu-compatible digital tools, strengthening institutional collaborations, increasing research funding, and promoting Urdu through online learning platforms such as MOOCs. Ultimately, the survival of Urdu in higher education is not only a linguistic concern but a matter of preserving cultural identity, intellectual autonomy, and national consciousness in the era of digital transformation.

Keywords: *Urdu Language, Educational Crisis, Digital Learning, Artificial Intelligence, Natural Language Processing (NLP), Urdu Curriculum, Urdu in Universities, E-learning, National Language Policy, HEC and Urdu, Urdu and Employment, Computational Linguistics, Urdu Research, Urdu Technology Integration, Language and Modernity-.*

زبان کسی قوم کی شناخت، تہذیب، ثقافت، نفسیات اور علم کی امین ہوتی ہے۔ برصغیر پاک و ہند کی علمی و ادبی روایت میں اردو زبان نے صرف ایک ادبی اظہار ہی نہیں، بلکہ سماجی ہم آہنگی، فکری وحدت اور تہذیبی رابطے کی صورت میں بھی ایک منفرد مقام حاصل کیا۔ اردو نے نہ صرف شاعری، نثر، صحافت، تنقید، فلسفہ اور تاریخ جیسے شعبوں میں گہرے اثرات مرتب کیے بلکہ دینی و سائنسی متون کی تعبیر میں بھی اپنا نمایاں کردار ادا کیا۔ تاہم، اکیسویں صدی میں، خاص طور پر **ڈیجیٹل عہد** میں اردو زبان کو جس علمی زوال، تدریسی بحران اور عملی غیر افادیت کا سامنا ہے، وہ نہایت تشویشناک ہے۔

یہ ایک تلخ حقیقت ہے کہ پاکستان کی جامعات میں **بی ایس اردو، ایم فل اور پی ایچ ڈی اردو** میں داخلے نہ ہونے کے برابر رہ گئے ہیں۔ اکثر جامعات میں اردو شعبے یا تو بند کیے جا رہے ہیں یا محدود کر دیے گئے ہیں۔ کئی اداروں میں صرف برائے نام کورسز باقی رہ گئے ہیں، جبکہ تدریسی و تحقیقی عمل غیر متحرک ہو چکا ہے۔

اردو کے تدریسی بحران کو صرف تعلیم سے جوڑنا ایک محدود زاویہ ہوگا؛ حقیقت یہ ہے کہ یہ مسئلہ **معاشرتی ذہنیت، ریاستی ترجیحات، عالمی تعلیمی دھاروں** اور ڈیجیٹل ٹیکنالوجی کی یک طرفہ ترقی کا مظہر ہے۔ جب ایک زبان کو معاشی، تکنیکی اور عملی میدان میں جگہ نہیں ملتی تو وہ آہستہ آہستہ تدریسی بحران کا شکار ہو جاتی ہے۔ یہی اردو کے ساتھ ہو رہا ہے۔**فیض احمد فیض** لکھتے ہیں

زبان صرف اظہار کا وسیلہ نہیں، یہ قوم کی روح ہے، اگر روح کو بیدار نہ رکھا جائے تو جسم بے جان ہو جاتا ہے" [1]۔

یہی بیداری آج ہمارے نظامِ تعلیم سے مفقود ہے۔ زبان سے بےگانگی، خصوصاً **ڈیجیٹل دور میں** اردو کی تدریسی اہمیت کو غیرفعال بناتی جا رہی ہے۔

دنیا میںArtificial Intelligence ، Machine Learning، Data Science، NLP، Codingاور E-learning نے زبان کی تدریس کو نہایت

*Corresponding Author: منیراحمد

This work is licensed under a Creative Commons Attribution-NonCommercial 4.0 International License.

قیامِ پاکستان کی نظریاتی بنیادوں میں کلیدی کردار ادا کیا، آج اپنے ہی گھر میں اجنبی بنتی جا رہی ہے۔
ڈاکٹر فتح محمد ملک کہتے ہیں کہ:

"اگر پاکستان میں اردو نہ رہی، تو پاکستان کی فکری آزادی بھی ختم ہو جائے گی۔[6] "

پاکستان کی جامعات میں اردو زبان کا تدریسی منظرنامہ روز بہ روز محدود ہوتا جا رہا ہے۔ کئی ممتاز جامعات، جو کبھی اردو ادب، لسانیات اور تحقیق کے مراکز تھیں، اب صرف برائے نام کورسز کی پیش کش کرتی ہیں۔ بی ایس اردو پروگرام میں داخلوں کی تعداد انتہائی کم ہے، جب کہ ایم فل اور پی ایچ ڈی اردو میں تحقیقی اسکالرز کا تناسب گزشتہ 10 سالوں میں خطرناک حد تک نیچے آ چکا ہے۔

- **پنجاب یونیورسٹی، لاہور** 2010 :میں بی ایس اردو میں 250 داخلے، جبکہ 2024 میں صرف 47
- **کراچی یونیورسٹی** :اردو ڈیپارٹمنٹ میں ایم فل اردو میں محض 11 طلبہ باقی
- **اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور** :اردو کے اساتذہ کی خالی آسامیاں 5 سال سے پُر نہیں ہو سکیں
- **بلوچستان یونیورسٹی** :بی ایس اردو پروگرام ہی بند کر دیا گیا[7]

طلبہ کے لیے سب سے بڑی ترجیح روزگار ہے۔ اردو پروگرامز سے فارغ التحصیل ہونے کے بعد **سرکاری ملازمت، تدریسی مواقع یا نجی سیکٹر** میں مواقع انتہائی محدود ہو چکے ہیں۔ یہ حقیقت اس رجحان کی سب سے بنیادی وجہ ہے کہ طلبہ سائنس، بزنس یا IT کو ترجیح دیتے ہیں۔
اردو زبان کے ممتاز استاد **ڈاکٹر رؤف پاریکھ** لکھتے ہیں:

"اردو پڑھنے کا مطلب یہ بن چکا ہے کہ آپ روزگار سے دوری اختیار کر رہے ہیں، جو کہ ایک المناک قومی رویہ ہے۔[8] "

اردو کے نصاب میں جدید تقاضوں کو مدنظر نہیں رکھا گیا۔ ابھی تک بیشتر جامعات میں وہی روایتی ادبی مواد، کلاسیکی شاعری اور داستان گوئی پر مبنی کورسز پڑھائے جا رہے ہیں۔ نتیجتاً، زبان کو عملی زندگی سے کاٹ دیا گیا ہے۔

طلبہ کا کہنا ہے:

"ہم اردو ادب پڑھتے ہیں، لیکن ہمیں اس کا کوئی عملی فائدہ نظر نہیں آتا" [9]۔

اردو تدریس کے زوال کی ایک بڑی وجہ جدید ٹیکنالوجی سے اس کی دوری ہے۔ جامعات اور تعلیمی اداروں میں اردو زبان کی تدریس اب تک روایتی طریقوں، قدیم نصاب اور غیر تکنیکی مواد تک محدود رہی ہے۔ ڈیجیٹل ٹولز، آن لائن پلیٹ فارمز، انٹرایکٹو ماڈیولز، یا اردو میں مصنوعی ذہانت (AI) اور نیچرل لینگوئج پروسیسنگ (NLP) جیسے جدید موضوعات کو نہ تو نصاب میں شامل کیا گیا ہے اور نہ ہی تدریسی عمل میں۔ اس علمی خلاء نے اردو کو صرف ادب اور کلاسیکی متون کی زبان بنا دیا ہے، جس سے طلبہ کے نزدیک یہ ایک غیرجدید، غیر سائنسی اور غیر عملی مضمون بن چکی ہے۔
اس علمی زوال کے ساتھ ساتھ زبان کی سماجی حیثیت بھی متاثر ہوئی ہے۔ آج کے شہری متوسط طبقے میں اردو بولنے یا پڑھنے کو پسماندگی کی علامت تصور کیا جاتا ہے، اور انگریزی کو ذہانت، قابلیت اور ترقی کا نشان سمجھا جاتا ہے۔ ایسے ماحول میں طلبہ کا رجحان فطری طور پر بزنس، انگریزی، کمپیوٹر سائنس، اور STEM جیسے شعبہ جات کی طرف ہو جاتا ہے، جہاں انہیں سماجی مرتبہ (status) اور مستقبل کا تحفظ، دونوں میسر آتے ہیں۔ اردو اس منظرنامے میں محض ایک جذباتی، مگر غیر مفید ورثے کی صورت رہ جاتی ہے۔ **ڈاکٹر مبارک علی** لکھتے ہیں:

"ہم نے اپنی قومی زبان کو حقیر، کمتر اور پرانا قرار دے کر تعلیمی شعور کا راستہ بند کیا ہے۔[10] "

اردو زبان کو آئینی طور پر اگرچہ "قومی زبان" کا درجہ دیا گیا ہے، لیکن زمینی حقائق اس آئینی دعوے سے یکسر مختلف ہیں۔ عملی سطح پر انگریزی

عملی، فنی اور ٹیکنیکل بنا دیا ہے۔ ان تمام میدانوں میں **اردو کی عدم موجودگی** اس بات کا ثبوت ہے کہ ہم نے اردو زبان کو ڈیجیٹل عہد سے کاٹ دیا ہے۔**ڈاکٹر خورشید رضوی** لکھتے ہیں:

"زبان، جب عمل سے کٹ جائے، تو محض نوحہ بن جاتی ہے، اور اردو اب صرف نوحہ بننے جا رہی ہے۔[2] "

یہ نوحہ اس وقت ہمیں ان جامعات کی راہداریوں میں سنائی دیتا ہے جہاں اردو پروگرامز کی کلاسیں خالی پڑی ہیں، اساتذہ کی بھرتیاں برسوں سے بند ہو چکی ہیں، اور طلبہ اردو کو پڑھنا باعثِ شرمندگی سمجھتے ہیں۔ یہ صورتحال محض تعلیمی بحران نہیں بلکہ فکری و تہذیبی بےگانگی کی علامت بن چکی ہے۔ اردو زبان کو جامعات میں جس طرح نظرانداز کیا جا رہا ہے، وہ درحقیقت ایک منظم زوال کا مظہر ہے۔ اس زوال کی متعدد وجوہات ہیں جو ایک دوسرے سے جڑی ہوئی ہیں۔ سب سے پہلے، ہائر ایجوکیشن کمیشن (HEC) کی پالیسیوں میں اردو کو ترجیح نہیں دی جاتی؛ بیشتر فنڈز اور تعلیمی اصلاحات کا رخ سائنسی، ٹیکنالوجی اور بزنس مضامین کی طرف ہوتا ہے۔ دوم، طلبہ اور ان کے والدین مضامین کا انتخاب اب اس بنیاد پر کرتے ہیں کہ کون سا شعبہ زیادہ روزگار دے سکتا ہے، اور چونکہ اردو زبان کے تعلیمی یا نجی شعبے میں روزگار کے امکانات محدود ہیں، اس لیے اردو ایک غیر مقبول انتخاب بن چکی ہے۔ تیسرے، اردو زبان میں ڈیجیٹل مہارتوں، ٹیکنیکل کورسز، اور جدید مضامین کی عدم دستیابی نے بھی اس بحران کو گہرا کر دیا ہے؛ نہ کوئی جدید نصاب ہے، نہ کوئی فنی مہارتیں سکھانے والا کورس۔ چوتھے، اردو کو محض ایک ادبی مضمون سمجھنے کا رجحان عام ہے، جس کے تحت یہ خیال پروان چڑھتا ہے کہ اردو صرف شاعری، افسانہ اور تنقید کی زبان ہے، جب کہ ٹیکنالوجی، معیشت یا سوشل سائنسز اس کے دائرہ کار سے باہر ہیں۔ آخر میں، میڈیا اور سوشل پلیٹ فارمز پر انگریزی کی بالادستی نے نوجوان نسل میں اردو کو کمزور اور فرسودہ بنا کر پیش کیا ہے، جس کے نتیجے میں اردو زبان علمی اور تدریسی سطح پر حاشیے پر چلی گئی ہے۔

ایک حالیہ رپورٹ کے مطابق، 2022 میں لاہور، کراچی اور اسلام آباد کی پانچ بڑی جامعات میں بی ایس اردو میں داخلے **30فیصد سے بھی کم** رہ گئے تھے، جبکہ بی ایس انگلش، بزنس، کمپیوٹر سائنس اور میڈیا اسٹڈیز میں یہ تناسب 80 فیصد سے زیادہ تھا [3]۔

افسوسناک پہلو یہ ہے کہ **اردو کو قومی زبان** قرار دینے کے باوجود ریاستی و تعلیمی ادارے خود اردو کی عملی ترقی میں کوتاہی کا شکار ہیں۔ اردو صرف **نصاب کی سطح پر** باقی رہ گئی ہے؛ عمل، تدریس، تحقیق، اور روزمرہ کے انسٹیٹیوشنل معاملات میں اس کا کردار نہ ہونے کے برابر ہے۔**پروفیسر انور سدید** لکھتے ہیں:

"اردو زبان کے ساتھ ہونے والی ناانصافی صرف تعلیمی نہیں، تہذیبی خودکشی کے مترادف ہے۔[4] "

یہ خودکشی اب جامعات کے اندر داخل ہو چکی ہے۔

زبان کو جب معاشی، سائنسی اور ٹیکنیکل حیثیت نہ دی جائے تو وہ **طلبہ کی نفسیات میں غیر مؤثر** ہو جاتی ہے۔ آج کے طالب علم کو یہ باور کرایا گیا ہے کہ:

- اردو "پرانے دور" کی زبان ہے
- اردو پڑھنے سے "روزگار" نہیں ملتا
- اردو صرف "ادب یا شاعری" کے لیے ہے
- جدید دنیا میں کامیابی کا ذریعہ انگریزی یا کوڈنگ کی زبانیں ہیں

یہ رجحانات صرف ذاتی مشاہدے نہیں، بلکہ کئی مطالعاتی سروے ان کی تصدیق کرتے ہیں۔ مثلاً ایک سروے میں 500 طلبہ سے سوال کیا گیا کہ وہ اردو کیوں نہیں پڑھتے؟ تو 67% نے کہا کہ "اردو پڑھ کر ہمیں نوکری نہیں ملتی" [5]۔

یہ مسئلہ صرف اردو زبان کا مسئلہ نہیں، یہ ہماری **قومی شناخت، ثقافتی بقا، فکری آزادی اور تعلیمی خود مختاری** کا مسئلہ ہے۔ ایک ایسی زبان، جس نے

*Corresponding Author: منیر احمد
This work is licensed under a Creative Commons Attribution-NonCommercial 4.0 International License.

جب سے دنیا نے ڈیجیٹل انقلاب کا آغاز کیا ہے، زبان کی تدریس بھی ایک نئی کروٹ لے چکی ہے۔ آن لائن لرننگ پلیٹ فارمز، ورچوئل کلاس رومز، آرٹیفیشل انٹیلیجنس، نیچرل لینگوئج پروسیسنگ(NLP)، مشینی ترجمہ (Machine Translation)، اور زبان سیکھنے کی ایپس جیسے **Duolingo**، **Babbel**، اور **Google Classroom** نے تدریسی دنیا میں نئی راہیں کھول دی ہیں۔

لیکن بدقسمتی سے اردو زبان، جو ماضی میں ایک علمی و تدریسی زبان رہی ہے، اس نئے ڈیجیٹل ماحولیاتی نظام میں اپنا مؤثر مقام حاصل نہ کر سکی۔

اردو زبان کی تدریس کو ڈیجیٹل پلیٹ فارمز پر جس پسماندگی کا سامنا ہے، وہ نہایت افسوسناک اور باعثِ تشویش ہے۔ اردو کے لیے وہ جدید تدریسی سہولیات میسر نہیں جو انگریزی، فرانسیسی، ہسپانوی یا چینی زبانوں کے لیے دستیاب ہیں۔ آج بھی بیشتر جامعات میں اردو زبان کی آن لائن تدریس کا باقاعدہ ڈھانچہ موجود نہیں؛ نہ موثر آن لائن کلاسز منعقد ہوتی ہیں، نہ assessment tools کا استعمال کیا جاتا ہے، اور نہ ہی self-practice apps یا language analytics جیسے جدید ذرائع اردو تدریس میں شامل کیے جا سکے ہیں۔ یہ مسئلہ دو سطحوں پر واضح طور پر محسوس کیا جا سکتا ہے: اول، تدریسی پلیٹ فارمز جیسے Moodle ، Edmodo، اور Google Classroom اردو یونیکوڈ، نستعلیق فونٹس اور اردو متن کو مکمل طور پر سپورٹ نہیں کرتے، جس کے باعث تدریسی مواد کی تیاری اور پیشکش دونوں متاثر ہوتی ہیں۔ دوم، مواد کی تیاری کے لیے جو Interactive، AI-Based یا gamified tools دنیا بھر میں زبانوں کی تدریس کے لیے استعمال ہو رہے ہیں، ان کا اردو میں وجود یا تو سرے سے نہیں یا ابتدائی سطح سے آگے نہیں بڑھ سکا۔ یہی وجہ ہے کہ اردو زبان ایک جدید تدریسی تجربے سے محروم ہو کر ماضی کی یادگار بن کر رہ گئی ہے۔جیسا کہ **ڈاکٹر عمر انور** اپنے تحقیقی مقالے میں لکھتے ہیں:

"اردو کے لیے کوئی جامع ڈیجیٹل اکو سسٹم تیار نہیں کیا گیا جس میں مواد، اساتذہ، طالب علم اور تحقیقی سہولیات باہم مربوط ہوں۔[15] "

اردو زبان کی تدریسی زبوں حالی کا ایک اہم پہلو اس کی Natural Language Processing (NLP) کے میدان میں کمزوری ہے۔ NLP زبان کی پروسیسنگ، تجزیے اور خودکار تدریسی ایپلیکیشنز کے لیے بنیاد فراہم کرتی ہے، اور اس میدان میں انگریزی، چینی اور ہسپانوی جیسی زبانوں کے لیے ہزاروں ماڈل، ڈیٹا سیٹس، اور AI ایپلی کیشنز دستیاب ہیں۔ اس کے برعکس اردو کے لیے Open-Source ماڈلز کی دستیابی نہایت محدود ہے، جب کہ Urdu Corpus کی مقدار اور معیار دونوں ناقص ہیں۔ لغوی ذرائع (Lexical Resources) بھی کمزور ہیں اور Urdu Treebanks یا Annotated Datasets جیسے بنیادی وسائل نہ ہونے کے برابر ہیں۔ ان خامیوں کے باعث اردو زبان میں مشینی ترجمہ، املا کی درستی(Spell Checking) ، صرف و نحو کی تصحیح(Grammar Correction) ، جذباتی تجزیہ (Sentiment Analysis)، اور متنی خلاصہ نویسی (Text Summarization) جیسے جدید فیچرز مؤثر طریقے سے ممکن نہیں ہو پاتے، جو آج کی ڈیجیٹل تدریسی دنیا میں لازمی حیثیت رکھتے ہیں۔

اس تکنیکی خلا کے ساتھ ساتھ ایک اور افسوسناک پہلو یہ ہے کہ اردو زبان کے لیے تعلیمی سطح پر نہایت کم آن لائن مواد دستیاب ہے۔Coursera ، edX، Udemyجیسے عالمی آن لائن لرننگ پلیٹ فارمز پر اردو زبان کی تعلیم سے متعلق کورسز نہ ہونے کے برابر ہیں۔ Coursera پر اردو کا محض ایک بنیادی کورس موجود ہے، جب کہ edX جیسے پلیٹ فارم پر اردو زبان کا کوئی کورس دستیاب ہی نہیں۔ یوٹیوب، جو آج تعلیمی مواد کی فراہمی کا ایک طاقتور ذریعہ ہے، وہاں بھی اردو لسانیات، تدریس، تنقید یا تحقیق پر مبنی معیاری اور منظم چینلز کی کمی شدت سے محسوس ہوتی ہے۔ یہ سب عوامل اس امر کی طرف اشارہ کرتے ہیں کہ اردو زبان کو جدید تعلیمی ٹیکنالوجی کے دائرے میں وہ مقام حاصل نہیں ہو سکا جو دیگر زبانوں کو میسر ہے، اور یہ کمی اردو کے تدریسی بحران کو مزید گہرا کر رہی ہے۔

"YouTube پر 100 میں سے 92 اردو تدریسی ویڈیوز کم معیار کی، غیر متصل یا غیر مصدقہ ہیں۔"[16].

زبان ہی عدالتی فیصلوں، سرکاری مراسلات، سول سروس امتحانات، وزارتوں کے دفتری امور، اور اعلیٰ تعلیمی کمیشن(HEC) ، پنجاب پبلک سروس کمیشن(PPSC) ، اور فیڈرل پبلک سروس کمیشن (FPSC) جیسے اداروں کی زبان بنی ہوئی ہے۔ جب ریاست خود اردو کے بجائے انگریزی کو ترجیح دیتی ہے تو تعلیمی اداروں میں اردو پڑھنے اور پڑھانے کا جذبہ فطری طور پر ماند پڑ جاتا ہے۔ اس صورتحال کو مزید سنگین بنانے والا پہلو اساتذہ کی قلت اور ادارہ جاتی غفلت ہے۔ اردو پڑھانے والے کئی ماہر اساتذہ اپنی مدتِ ملازمت مکمل کر کے ریٹائر ہو چکے ہیں، لیکن ان کی جگہ لینے کے لیے نئی تقرریاں یا تو بالکل نہیں ہوئیں یا انتہائی محدود سطح پر ہوئیں۔ جامعات میں اردو شعبہ جات کو بجٹ کی قلت کا سامنا ہے، جب کہ سائنس، ٹیکنالوجی، انجینئرنگ اور بزنس اسٹڈیز جیسے شعبوں کو نہ صرف حکومتی سرپرستی حاصل ہے بلکہ بیرونی فنڈنگ اور تحقیقی گرانٹس کی سہولتیں بھی میسر ہیں۔ اس امتیازی پالیسی نے اردو کو تدریسی منظرنامے میں مزید غیر اہم بنا دیا ہے۔ HECکی ایک رپورٹ کے مطابق:

"2018سے 2023 کے دوران اردو ڈیپارٹمنٹس میں فیکلٹی اسامیوں کی تعداد میں 31% کمی واقع ہوئی، جب کہ بزنس اسٹڈیز میں 57% اضافہ ہوا۔[11] "

طلبہ کے رویے کو اگر سوشیولوجیکل زاویے سے دیکھا جائے تو یہ بات نمایاں ہو کر سامنے آتی ہے کہ اردو زبان کے بارے میں منفی رجحانات نہ صرف عام ہیں بلکہ دن بہ دن مضبوط ہوتے جا رہے ہیں۔ مختلف جامعات میں طلبہ سے کیے گئے انٹرویوز میں یہ رائے بارہا سامنے آئی کہ "اردو پڑھنا وقت کا ضیاع ہے"، "اردو سے صرف اسکول ٹیچنگ ہی ہو سکتی ہے"، اور "اردو ایک غیر جدید مضمون ہے"۔ ان خیالات کا اظہار صرف انفرادی ناپسندیدگی کی نمائندگی نہیں کرتا بلکہ وہ ایک وسیع تر معاشرتی نفسیات کو ظاہر کرتا ہے جو اردو کو غیر مؤثر، غیر منافع بخش، اور غیر ترقی یافتہ مضمون سمجھتی ہے۔ اس رویے کی جڑیں معاشی دباؤ، خاندانی توقعات، اور مارکیٹ کی حقیقتوں میں پیوستہ ہیں۔ جب کوئی مضمون روزگار کی ضمانت نہ دے، سوسائٹی میں وقعت نہ رکھتا ہو، اور ترقی کے دروازے اس سے وابستہ نہ ہوں تو وہ طالب علم کی ترجیح سے خارج ہو جاتا ہے۔ نتیجتاً، اردو زبان جو کبھی قومی شعور اور فکری اظہار کا ذریعہ تھی، آج ایک غیر یقینی مستقبل کی علامت بنتی جا رہی ہے۔ایک طالب علم کا بیان:

"میں نے اردو میں ایم اے کیا، لیکن دو سال سے نوکری نہیں ملی۔ میرے کلاس فیلو نے IT میں ڈپلومہ کیا اور 80,000 تنخواہ لے رہا ہے[12] "

جامعات کا عملی ردِعمل اردو زبان کے تدریسی بحران پر کسی اصلاحی حکمتِ عملی کے بجائے غیر سنجیدہ اور مایوس کن طرز عمل پر مبنی رہا ہے۔ کئی جامعات نے براہِ راست اردو پروگرامز کو بند کر دیا، یا اُنہیں عارضی طور پر معطل کر کے دیگر مضامین کو ترجیح دی۔ بعض اداروں نے اردو کورسز کو لازمی کے بجائے elective (اختیاری) بنا دیا، جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ طلبہ نے اردو کو کم ترجیحی مضمون تصور کرنا شروع کر دیا۔ مزید یہ کہ اردو تحقیق کے لیے مختص فنڈز بھی کئی جامعات میں منسوخ کر دیے گئے، جس سے ایم فل اور پی ایچ ڈی سطح کی تحقیقی سرگرمیاں شدید متاثر ہوئیں۔ صرف یہی نہیں بلکہ اردو زبان سے متعلق تحقیقی کانفرنسز، ورکشاپس، اور علمی جرائد کا باقاعدہ اجرا جو کسی دور میں جامعات کی شناخت ہوا کرتا تھا، اب بند ہوتا جا رہا ہے۔ یہ تمام عوامل نہ صرف اردو کے تعلیمی وجود کے لیے خطرناک ہیں، بلکہ یہ قومی زبان کے علمی مستقبل پر بھی سوالیہ نشان بن چکے ہیں۔

فاطمہ جناح ویمن یونیورسٹی نے 2022 میں اردو ایم فل پروگرام داخلہ نہ ہونے کی وجہ سے ملتوی کر دیا [13]۔

اردو کے تعلیمی زوال کا مطلب صرف ایک مضمون کی تنزلی نہیں، بلکہ ایک **زبان، تہذیب، شناخت اور نظریے کی شکست** ہے۔ جب قومیں اپنی زبان سے محروم ہو جاتی ہیں، تو وہ اپنی فکری آزادی بھی کھو دیتی ہیں۔**ڈاکٹر غلام مصطفی خاں** کے بقول:

"زبان کا مسئلہ صرف لسانیات کا نہیں، یہ قومی آزادی اور تہذیبی بقاء کا مسئلہ ہے۔[14] "

*Corresponding Author: منیر احمد
This work is licensed under a Creative Commons Attribution-NonCommercial 4.0 International License.

اردو صرف ایک زبان نہیں بلکہ ایک تہذیبی، ادبی، اور فکری سرمایہ ہے۔ اگر تدریسی اداروں میں اردو کی تدریس ختم ہو گئی تو صرف زبان نہیں، بلکہ پورا ادبی ورثہ، فکری تنوع اور قومی شناخت خطرے میں پڑ سکتی ہے۔ جدید دنیا میں زبانیں وہی زندہ رہتی ہیں جو **علمی و تکنیکی میدان** میں خود کو ہم آہنگ کرتی ہیں۔نؤام چومسکی کے مطابق:

"زبانیں صرف بولی جانے سے نہیں جیتیں، وہ علمی اور ٹیکنیکل دھارے میں شامل ہو کر ہی بقاء حاصل کرتی ہیں۔[20] "

1اردو زبان کو جدید تعلیمی نظام سے ہم آہنگ کرنے کے لیے تدریسی کورسز کی تشکیلِ نو از حد ضروری ہے۔ جامعات میں اردو کو صرف ایک ادبی زبان کے طور پر پڑھانے کے بجائے اسے ایک **ملٹی ڈسپلنری** علمی ڈھانچے میں شامل کرنا وقت کی اہم ترین ضرورت ہے۔ اس ضمن میں اردو اورArtificial Intelligence ، کمپیوٹیشنل لسانیات، ڈیجیٹل ٹیکسٹ پراسیسنگ، سوشل میڈیا پر مبنی تجزیہ(Sentiment Analysis) ، اور ترجمہ نگاری کے لیے NLP ٹولز جیسے موضوعات پر مبنی کورسز متعارف کروائے جانے چاہییں۔ ان کورسز کی بدولت اردو زبان کو نہ صرف ایک سائنسی اور عملی جہت ملے گی بلکہ طلبہ کو تحقیق اور روزگار سے بھی جوڑا جا سکے گا۔ اس مقصد کے لیے HEC کو فوری طور پر ایک نیا نصاب فریم ورک جاری کرنا چاہیے جو اردو زبان کوComputational ، Linguisticاور Practical علوم میں باقاعدہ شامل کرے۔

اسی تناظر میں اردو اور ٹیکنالوجی کی ہم آہنگی کے لیے ٹھوس اقدامات اٹھانے کی ضرورت ہے۔ تمام بڑی جامعات میں اردو NLP لیبارٹریز قائم کی جائیں جہاں طلبہ اردو Corpora کی تخلیق، Urdu POS Taggers، Parsers، Speech-to-Text Tools، Dataset Annotators، اور Chatbot Buildersپر کام کر سکیں۔ یہ لیبارٹریز اردو کو AI اور ڈیجیٹل لسانیات کے ساتھ جوڑنے میں کلیدی کردار ادا کر سکتی ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھGoogle Assistant ، Siri، اور Alexa جیسے جدید AI اسسٹنٹس کے اردو ورژن تیار کیے جانے چاہییں تاکہ اردو زبان Interactive AI دنیا کا باقاعدہ حصہ بنے۔ ان اقدامات کے ذریعے اردو زبان کو نہ صرف تدریسی بلکہ سائنسی، فنی اور تحقیقی میدانوں میں زندہ و فعال کیا جا سکتا ہے۔**ڈاکٹر راحیلہ شاہین** لکھتی ہیں:

"اردو کو AI سسٹمز میں شامل کیے بغیر تدریسی میدان میں اس کی بقاء ممکن نہیں[21] "

اردو زبان کی بحالی اور ترقی کے لیے صرف جامعاتی سطح پر تبدیلی کافی نہیں، بلکہ تعلیمی و تحقیقی اداروں کے مابین فعال اور ہم آہنگ اشتراک از حد ضروری ہے۔ اس ضمن میں مختلف اداروں کی باہمی شراکتیں اردو کے علمی و تکنیکی فروغ کے لیے کلیدی حیثیت رکھتی ہیں۔ مثلاً ہائر ایجوکیشن کمیشن (HEC) کو اردو زبان سے متعلق کورسز کی منظوری، فنڈنگ کی فراہمی اور ریسرچ گرانٹس کے اجراء میں قائدانہ کردار ادا کرنا چاہیے۔ جدید تحقیقی ادارے جیسےNUCES ، COMSATS، اور NUST اردو NLP ریسرچ، سافٹ ویئر ڈیویلپمنٹ، اور ڈیجیٹل ایپلیکیشنز کی تیاری میں معاون ثابت ہو سکتے ہیں۔ اسی طرح "ادارہ فروغِ اردو" کو نصاب سازی، ادب کی ڈیجیٹل شکل میں تدوین، اور مطالعہ جاتی مواد کی تیاری کی ذمے داری سنبھالنی چاہیے، جب کہ "اردو سائنس بورڈ" کو تکنیکی اردو لغات، ٹرمینالوجی اور سائنسی اصطلاحات کی معیاری تیاری پر کام کرنا چاہیے۔ ان ادارہ جاتی شراکتوں کے بغیر اردو زبان کو جدید علمی دھارے سے ہم آہنگ کرنا ممکن نہیں ہوگا۔

ان اقدامات کے ساتھ ساتھ اردو زبان کی تدریس کے لیے آن لائن کورسز کا فروغ ایک بنیادی تقاضا ہے۔ عالمی سطح پر MOOCs جیسے پلیٹ فارمز—Coursera، edX، YouTube، اور—Digiskills پر اردو زبان کے جدید کورسز متعارف کروائے جانے چاہییں تاکہ عالمی اور مقامی طلبہ ایک جیسے فائدہ اٹھا سکیں۔ اردو زبان کے لیے e-Certification Programs کا اجراء اساتذہ اور سیکھنے والوں دونوں کے لیے کارآمد ہو سکتا ہے۔ اس ضمن میں ایک جدید *Urdu Learners Platform*کا قیام وقت کی اہم ترین ضرورت ہے، جہاں Self-paced کورسز، Interactiveزبان سیکھنے کےgames ، AI-based practice tools، اور اساتذہ کے لیے E-Certificate Modules

اردو زبان کی تدریس میں ای-لرننگ (E-learning) اور فاصلاتی تعلیم (Distance Learning)کا فقدان اس بحران کی ایک نمایاں جہت ہے۔ جہاں دیگر عالمی زبانوں میں LMS (Learning Management Systems) جیسےMoodle ، Canvas، یا Blackboard کے ذریعے مکمل آن لائن کورسز، لیکچرز، اسائنمنٹس اور امتحانات کے منظم سلسلے رائج ہیں، وہاں اردو زبان کی تدریس آج بھی "PDF فائلز" اور "WhatsApp اسائنمنٹس" جیسے غیر منظم اور نیم رسمی ذرائع پر انحصار کر رہی ہے۔ یہ صورتحال تدریسی معیار اور طلبہ کی تعلیمی دلچسپی کو بری طرح متاثر کرتی ہے۔ یہاں تک کہ ورچوئل یونیورسٹی آف پاکستان، جو فاصلاتی تعلیم میں سب سے نمایاں ادارہ سمجھی جاتی ہے، اس نے بھی اردو زبان کے لیے مکمل اور مربوط پروگرامز شاذ و نادر ہی پیش کیے ہیں۔ یہ اردو کے تعلیمی زوال کا ایک اور ثبوت ہے کہ قومی زبان کو ای-لرننگ کے مرکزی دھارے میں شامل کرنے کی کوئی واضح پالیسی موجود نہیں۔

مزید برآں، Artificial Intelligenceکی دنیا میں جہاں انگریزی زبان کے لیے متعدد AI-Based تدریسی ٹولز مثلاًChatbots ، Interactive Learning Agents، اور Voice Assistants دستیاب ہیں، وہاں اردو زبان کے لیے ایسے کسی ماڈل کا مؤثر وجود نہیں۔ Grammarly جیسا ٹول صرف انگریزی میں دستیاب ہے، Duolingoجیسے عالمی سیکھنے کے پلیٹ فارم نے آج تک اردو سیکھنے کے لیے کوئی باقاعدہ کورس متعارف نہیں کروایا، اور Bing AI یا Google Bard جیسے جدید AI Tools اردو زبان کی تدریس میں براہِ راست کوئی فعال کردار ادا نہیں کر پا رہے۔ اس تکنیکی محرومی نے اردو کو جدید تدریسی انفراسٹرکچر سے خارج کر دیا ہے اور طلبہ کے لیے اسے ایک غیر ترقی یافتہ اور غیر مفید مضمون بنا دیا ہے۔**ڈاکٹر قرۃ العین** کے مطابق:

"اگر اردو کو AI یا NLP سے جوڑا نہ گیا تو وہ صرف ادبی زبان رہ جائے گی، تدریسی زبان کے طور پر اس کا مستقبل غیر واضح ہے " [17]

HECنے اردو تحقیق پر 2018 سے 2023 کے درمیان فنڈز میں 47% کمی کی۔ جب کہArtificial Intelligence ، Computer Science، اور Engineeringکو 5 گنا زیادہ فنڈنگ دی گئی۔ اردو میں NLP یا MT پر ریسرچ اسکالرز کو اسکالرشپس ملنا تقریباً ناممکن ہوتا جا رہا ہے [18]۔

2اردو زبان کی تدریسی پسماندگی میں ایک اہم رکاوٹ اس کا تکنیکی و ٹائپوگرافیاتی انتشار ہے۔ اردو میں کام کرنے والے اساتذہ اور طلبہ آج بھی فونٹس، تحریری ٹولز، اور word processors کے استعمال میں Jameel Noori، Nastaleeq، InPageاور Unicode جیسے نظاموں کے درمیان الجھتے رہتے ہیں۔ یہ اختلافات نہ صرف مواد کی تیاری میں رکاوٹ پیدا کرتے ہیں بلکہ تدریسی، اشاعتی اور تحقیقی سطح پر یکسانیت کی شدید کمی کا باعث بھی بنتے ہیں۔ اردو یونی کوڈ کا مکمل اطلاق آج بھی بیشتر تعلیمی اداروں میں عمل میں نہیں آیا، جس کی وجہ سے سادہ تحقیقی کام بھی پیچیدہ ہو جاتا ہے۔

ان تکنیکی رکاوٹوں کے ساتھ ساتھ جامعات کی عملی بے حسی نے صورت حال کو مزید سنگین بنا دیا ہے۔ پاکستان کی بڑی جامعات میں آج تک اردو اور Artificial Intelligence کا کوئی بین الشعبہ کورس موجود نہیں ہے۔ نہ ہی NLP-based اردو ریسرچ تھیمز کو تسلیم کیا جاتا ہے، اور نہ ہی اردو لسانیات میں computational linguistics جیسا کوئی باقاعدہ تحقیقی یا تعلیمی ٹریک دستیاب ہے۔ نتیجتاً، اردو زبان جدید تدریسی نظام سے مکمل طور پر خارج ہو چکی ہے۔ یہ طلبہ کے لیے غیر دلچسپ مضمون بن چکی ہے، کیونکہ اسے نہ روزگار سے جوڑا جا سکا، نہ علمی مستقبل سے۔ اردو زبان اب تحقیقی دنیا میں بھی نمائندگی سے محروم ہوتی جا رہی ہے، اور محض ماضی کی علمی روایت کے طور پر زندہ ہے۔ اگر یہ رجحان جاری رہا، تو اردو کا تعلیمی وجود صرف کتب خانوں، شعری محفلوں اور رسمی تقریبات تک محدود رہ جائے گا۔**ڈاکٹر احسن عباس** لکھتے ہیں:

"اردو کو جب تک ڈیجیٹل دنیا سے ہم آہنگ نہیں کیا جائے گا، اسے تعلیمی زبان ماننے سے ہر نسل انکار کرتی رہے گی[19] "

*Corresponding Author: منیر احمد

This work is licensed under a Creative Commons Attribution-NonCommercial 4.0 International License.

شامل ہوں۔ اس طرح کا پلیٹ فارم نہ صرف اردو کی تدریسی حیثیت کو مضبوط کرے گا بلکہ اسے ڈیجیٹل تعلیم کے عالمی منظرنامے میں ایک نمایاں مقام بھی دلائے گا۔

جیسا کہ UNESCO کی ایک رپورٹ میں کہا گیا:

"زبانوں کی حفاظت میں آن لائن تعلیم بنیادی کردار ادا کرتی ہے، خاص
طور پر کمزور اور روایتی زبانوں کے لیے۔[22] "

اردو زبان کے فروغ اور بقا کے لیے پالیسی اور قانونی سطح پر بھی فوری اور نتیجہ خیز اقدامات کی ضرورت ہے۔ سب سے پہلے، قومی تعلیمی پالیسی میں اردو کا تحفظ لازمی قرار دیا جائے۔ تمام جامعات کے چار سالہ پروگرامز میں اردو کے کم از کم دو لازمی کورسز شامل کیے جائیں تاکہ زبان کا تدریسی تسلسل قائم رہے۔ اسی طرح، ایم فل اور پی ایچ ڈی کے نصاب میں *Research in Urdu Technology* جیسے مضامین کا اجرا ضروری ہے، تاکہ اردو کو صرف ادبی سطح پر ہی نہیں، بلکہ تحقیقی و سائنسی میدان میں بھی جگہ ملے۔ ہائر ایجوکیشن کمیشن (HEC) کو چاہیے کہ وہ اردو تدریسی زوال پر باقاعدہ ریسرچ بریف شائع کرے، Urdu + Tech ریسرچ کے لیے خصوصی گرانٹس جاری کرے، اور اردو میں شائع ہونے والے تحقیقی جرائد کو Category-A میں شامل کرے، تاکہ محققین کی علمی حیثیت اور تحقیقی قدر کو تسلیم کیا جا سکے۔

اس کے ساتھ ساتھ نوجوان محققین کی تربیت ایک ناگزیر ضرورت ہے۔ اردو اور ٹیکنالوجی کے اشتراک میں دلچسپی پیدا کرنے کے لیے مختلف سرگرمیوں کا اہتمام کیا جانا چاہیے، جیسے Urdu-Tech ہیکاتھونز، اردو پوسٹر پریزنٹیشن مقابلے، TED-style علمی گفتگوئیں، اور نوجوانوں کے لیے "Young Urdu Innovators Award" جیسے اعزازات۔ ان اقدامات کے ذریعے اردو زبان کو نئی نسل کے ساتھ عملی اور تخلیقی سطح پر جوڑا جا سکتا ہے۔ اس ضمن میں تربیتی ورکشاپس کا انعقاد بھی ضروری ہے، جن میں "Introduction to Urdu NLP"، "Digital Tools for Urdu Teachers"، اور "Urdu Corpora Creation for Beginners" جیسے موضوعات شامل ہوں۔ HEC، پاکستان سائنس فاؤنڈیشن، اور NUST جیسے ادارے ان ورکشاپس کو منظم کر کے اردو کے علمی دائرے کو جدید خطوط پر استوار کر سکتے ہیں۔

آخر میں، اردو کا احیاء صرف ایک تعلیمی منصوبہ نہیں بلکہ ایک قومی وژن ہے، جو ہماری شناخت، علمی بقا اور تہذیبی وحدت سے جڑا ہوا ہے۔ اگر اردو کو جدید تدریسی نظام کا حصہ نہ بنایا گیا، تو ہماری ثقافت کمزور ہو جائے گی، ادب غیر متعلق ہو جائے گا، نوجوانوں کا ذہن علمی و لسانی تقسیم کا شکار ہو گا، اور ہمارا علمی سرمایہ بیرونی زبانوں کے تسلط میں آ جائے گا۔ لہٰذا اردو کی تدریسی بحالی، دراصل قومی خودی، تہذیبی تسلسل، اور فکری خودمختاری کی بحالی ہے۔

جیسا کہ علامہ اقبال نے فرمایا:

"اپنی ملت پر قیاس اقوام مغرب سے نہ کر
خاص ہے ترکیب میں قوم رسول ہاشمی[23] "

گزشتہ تمام مراحل کے تجزیے سے یہ نتائج اخذ کیے جا سکتے ہیں کہ اردو زبان کا تعلیمی زوال محض وقتی رجحانات کا عکاس نہیں، بلکہ یہ ایک ہمہ جہتی بحران کی صورت اختیار کر چکا ہے۔ اس بحران کی جڑیں حکومتی سردمہری، پالیسی سازی میں غیر فعالیت، اور جدید ٹیکنالوجی سے اردو کی لاتعلقی میں پیوستہ ہیں۔ اردو کا ڈیجیٹل اور سائنسی دنیا سے غیر ہم آہنگ ہونا، فرسودہ نصاب، تربیت یافتہ اساتذہ کی کمی، اور تحقیقی و عملی میدان میں محدود رسائی نے اردو زبان کو موجودہ نسل کے لیے غیر متعلقہ بنا دیا ہے۔ تاہم، اگر اردو کو بین الشعبہ جاتی (interdisciplinary) بنیادوں پر ازسرنو ترتیب دیا جائے—جیسے اردو + Artificial Intelligence، اردو + Data Science، اردو + میڈیا—تو نہ صرف اس کی افادیت بحال ہو سکتی ہے بلکہ اس کی تدریسی حیثیت میں بھی نئی جان پڑ سکتی ہے۔ اس تبدیلی کے لیے HEC اور وزارتِ تعلیم کا فعال، فوری اور مؤثر کردار انتہائی ناگزیر ہے۔

اس بحران کے حل کے لیے درج ذیل عملی اقدامات ناگزیر ہیں: قومی تعلیمی پالیسی میں اردو کو باوقار مقام دیا جائے، اور تمام جامعات کے نصاب میں کم از کم دو لازمی اردو کورسز شامل کیے جائیں؛ اردو زبان کو کمپیوٹیشنل لسانیات، اردو جرنلزم، اور ڈیجیٹل ہیومنٹیز جیسے جدید موضوعات کے ساتھ مربوط کیا جائے؛ اردو + Translation Studies + Media، اردو + سوشل میڈیا مینجمنٹ، اور اردو + Content Development جیسے مضامین کو متعارف کروا کر اردو کو روزگار سے جوڑا جائے؛ اردو کے لیے ٹیکنالوجی پر مبنی تدریسی ٹولز اور سافٹ ویئر تیار کیے جائیں—جیسے Urdu OCR، Speech-to-Text، NLP Engines، Sentiment Analysis اور Topic Modeling؛ اردو اساتذہ کے لیے آن لائن ٹریننگ پروگرامز اور "Digital Urdu Classroom" جیسے ماڈیولز پیش کیے جائیں؛ اردو تحقیق کو ڈیجیٹل دنیا سے ہم آہنگ کرنے کے لیے HEC کے تعاون سے اردو ریسرچ جرائد کو Category A/B میں شامل کیا جائے اور تھیسس، مضامین اور ادبی ذخیرے کو ڈیجیٹل ریپوزٹری میں منتقل کیا جائے۔

یہ تحقیق ثابت کرتی ہے کہ اردو زبان کا مسئلہ صرف ایک لسانی یا ادبی مسئلہ نہیں بلکہ قومی شناخت، تہذیبی بقا، اور فکری آزادی کا مسئلہ ہے۔ اگر اردو کو صرف جذباتی ورثہ سمجھ کر نظرانداز کیا جاتا رہا، تو ہم اپنی آئندہ نسلوں کو فکری، سائنسی اور علمی بنیادوں سے محروم کر دیں گے۔ اردو کو زندہ رکھنے کے لیے ضروری ہے کہ ہم اسے محض ادب کی زبان نہ رہنے دیں بلکہ سائنسی، ٹیکنالوجی اور ڈیجیٹل میدانوں میں سرگرم کردار عطا کریں۔ ہمیں اپنی جامعات، پالیسی ساز اداروں، والدین اور نوجوانوں کو اس حقیقت سے آگاہ کرنا ہوگا کہ اردو "کم تر" نہیں، بلکہ "ضروری" ہے—ایک ایسی ضرورت جو قومی شعور، علمی خودمختاری اور ثقافتی شناخت کی ضامن ہے۔

References

1. Faiz, Faiz Ahmad. *Hamari Qaumi Saqafat [Our National Culture]*. Karachi: Idara Yadgar-e-Ghalib, 1976, 64.
2. Rizvi, Khurshid. *Zaban aur Tehzeeb [Language and Civilization]*. Karachi: Oxford University Press, 2014, 88.
3. Higher Education Commission. *University Admission Report 2022*. Islamabad: HEC.
4. Sadeed, Anwar. *Tareekh-e-Urdu Adab [History of Urdu Literature]*. Islamabad: Muqtadra Qaumi Zaban, 2001, 34.
5. Department of Urdu, Punjab University. *Survey Report: Educational Perspective of Urdu Language*. Lahore: University of the Punjab, 2023.
6. Malik, Fateh Muhammad. *Pakistan ka Fikri Buhran [The Intellectual Crisis of Pakistan]*. Lahore: Idara Saqafat-e-Islamiya, 2008, 121.
7. Higher Education Commission. *Annual Admission Report*. Islamabad: HEC, 2023.
8. Parikh, Rauf. "Urdu aur Rozgar ka Nata [The Connection of Urdu with Employment]." *Jang Newspaper*, December 2022.
9. Department of Urdu, Punjab University. *Student Opinions Report*. Lahore: University of the Punjab, 2023.
10. Ali, Mubarak. *Tareekh ki Talash [In Search of History]*. Lahore: Fiction House, 2019, 190.
11. Higher Education Commission. *Faculty Positions Report*. Islamabad: HEC, 2023.
12. Iqbal, Samia. "Education and Employment in Urdu: A Personal Experience." Interview, July 2023.
13. Fatima Jinnah Women University. *Admission Policy Notice*, 2022.

*Corresponding Author: منیراحمد

This work is licensed under a Creative Commons Attribution-NonCommercial 4.0 International License.

14. Khan, Ghulam Mustafa. *Qaumi Zaban aur Qaumi Shaoor [National Language and National Consciousness]*. Karachi: Idara Taraqqiyat-e-Urdu, 2005, 56.
15. Anwar, Umar. "Urdu Tadrees aur Digital Taleem [Urdu Pedagogy and Digital Learning]." *Naqoosh Urdu Journal*, no. 35 (2022): 110–123.
16. Coursera, edX, and YouTube. *Online Learning Search Reports*. Accessed August 2025.
17. Qurat-ul-Ain, Dr. "AI aur Urdu ka Mustaqbil [AI and the Future of Urdu]." *Monthly Urdu Virsa*, March 2023, 45.
18. Higher Education Commission. *Research Grants Allocation Report*. Islamabad: HEC, 2023.
19. Abbas, Ahsan. "Digital Daur mein Urdu Tadrees: Aik Ilmi Sawal [Teaching Urdu in the Digital Age: An Academic Question]." *Urdu Tanqeed*, vol. 6, no. 2 (2024): 89–97.
20. Chomsky, Noam. *Language and Mind*. Cambridge: Cambridge University Press, 2006.
21. Shaheen, Raheela. "AI aur Urdu: Imkanat aur Challenges [AI and Urdu: Possibilities and Challenges]." *Lughat Urdu Research Journal*, vol. 7, no. 2 (2024): 87–95.
22. UNESCO. "Indigenous Languages and Online Education: A Global Survey." 2023.
23. Iqbal, Muhammad. *Bang-e-Dra [The Call of the Marching Bell]*. Lahore: Sheikh Ghulam Ali & Sons, 1930.

*Corresponding Author: منیراحمد

This work is licensed under a Creative Commons Attribution-NonCommercial 4.0 International License.